7023
٥٠٠
١
١٣٦
نارنجستان
www.ketab.ir

1472 پژوهشگاه بین‌المللی المصطفی ﷺ

سرشناسه:	عباس‌کاظمی، سیدتوقیر، ۱۹۷۹ - م.
عنوان و نام پدیدآور:	عصرِ غیبت میں وجودِ امام مهدی عجل‌الله‌تعالی‌فرجه‌الشریف کے فواید/ سیدتوقیر عباس‌کاظمی.
مشخصات نشر:	قم : مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی ﷺ، ۱۳۹۷.
مشخصات ظاهری:	۱۳٤ ص.؛۵/۱۴×۵/۲۱س‌م.
مرجع تولید:	پژوهشگاه بین‌المللی المصطفی ﷺ
شابک:	٩٧٨-٦٠٠-٤٢٩-٤٦٧-٦
وضعیت فهرست نویسی:	فیپا
یادداشت:	اردو؛ کتابنامه .
موضوع:	محمدبن حسن عجل‌الله‌تعالی‌فرجه‌الشریف، امام دوازدهم، ۲۵۵ق. - -- غیبت
موضوع:	Muhammad ibn Hasan, Imam XII -- Occultation
موضوع:	مهدویت -- انتظار
موضوع:	Mahdism --*Waiting
شناسه افزوده:	جامعة المصطفی ﷺ العالمیة. مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی ﷺ
شناسه افزوده:	Almustafa International UniversityAlmustafa International Translation and Publication center
رده بندی کنگره:	BP۲۲۴/ع۲ع۶ ۱۳۹۷
رده بندی دیویی:	۲۹۷/۴۶۲
شماره کتابشناسی ملی:	۵۴۱۴۱۲۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

عصرِ غیبت میں وجودِ امام مہدی عجل‌الله‌تعالی‌فرجه‌الشریف کے فوائد

مؤلف: سید توقیر عباس کاظمی

طباعت اول: ۱۳۹۷ش / ۱۴۴۰ق

ناشر: المصطفی ﷺ بین الأقوامي ادارہ برائے ترجمہ و نشر

■ **چھاپ:** نارنجستان ■ **قیمت:** ۲۲۰۰۰۰ ریال ■ **تعداد:** ۵۰۰

ملنے کا پتہ

➢ ایران، قم، خیابان معلم غربی (روبروی حجتیه)، نبش کوچه ۱۸
تلفن: ۳۷۸۳۶۱۳۴ ۲۵ ۹۸+ دورنگار: داخلی ۱۰۵.۳۷۸۳۹۳۰۹ ۲۵ ۹۸+

➢ ایران، قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ ۲۵ ۹۸+

➢ ایران، قم، ساختمان ناشران، طبقه سوم، پلاک ۳۰۸. تلفن: ۳۷۸۴۲۴۰۲ ۲۵ ۹۸+

ہم ان افرادکے قدرداں اورشکرگذار ہیں کہ جنہوں نے اس کتاب کی تالیف میں مدد فرمائی ہے

http://buy-pub.miu.ac.ir @pub_almostafa

www.ketab.ir

عصرِ غیبت میں وجودِ امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے فوائد

سید توقیر عباس کاظمی

www.ketab.ir

المصطفیٰ ﷺ بین الأقوامی
ادارہ برائے ترجمہ و نشر

سخن ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اورارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں ۔ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے ۔اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روزآمد ، منظم ،عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے۔نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی دام ظلہ العالی کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اورارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلندافکار اور اعلٰی اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدیدعلمی متون تولیدکرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اورطلاب کی منظم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے ۔یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے ۔

تعلیمی مراکزا یک منظم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد کرسکتے ہیں ۔درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پرنظرثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکزکی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

جامعۃ المصطفیٰ ﷺ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیرایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے جس کے لیے اپنی کوشش کا عنوان مناسب درسی نصاب تالیف کرنا قراردیا ہے اور دینی علوم میں مختلف موضوعات پردرسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

فہرست

مقدمہ ۹

امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا مختصر تعارف ۱۷

ولادت باسعادت ۱۷

نام، کنیت اور القاب ۱۸

سلسلہ نسب ۱۸

غیبت ۱۹

عصر غیبت کا مفہوم ۲۱

دورانِ غیبت کی اقسام ۲۱

۱۔ غیبت صغریٰ ۲۱

۲۔ غیبتِ کبریٰ ۲۳

غیبتِ صغریٰ اور کبریٰ میں فرق ۲۴

غائب امام کے فائدہ پر مبنی سوال کی تاریخ ۲۷

امامِ مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بادلوں کے پیچھے پنہان سورج سے تشبیہ کی وضاحت ۲۹

وجودِ امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے فوائد کے سلسلہ میں چند اہم نکات ۳۷

پہلا نکتہ: امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی غیبت کا صحیح مفہوم ۳۷

دوسرا نکتہ: وجودِ امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے فوائد کا آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور پر متوقف نہ ہونا ۴۰

تیسرا نکتہ: وجودِ امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے فوائد کا معلوم نہ ہونا، فائدہ نہ ہونے کی دلیل نہیں ۴۲

چوتھا نکتہ: غیبت، کوئی مؤثر کام کرنے سے مانع نہیں ۴۳

www.ketab.ir

پانچواں نکتہ: سابقہ انبیاء کی غیبت اور ان کے وجود کے اقرار کی ضرورت ۴۵
چھٹا نکتہ: نائبین کے ذریعہ غائب امام ﷺ کے فوائد کا حصول ۴۷
وجودِ امام مھدی ﷺ کے فوائد ۵۱
وجودِ امام مھدی ﷺ کے نفسیاتی فوائد ۵۱
۱۔ زندہ رہبر کا عقیدہ، ملت کی بقاء وسلامتی کا سبب ۵۲
۲۔ ظلم و ستم کے خلاف جذبہ کی مسلسل حفاظت ۵۴
۳۔ خود سازی اور عمل صالح کی ترغیب ۵۵
۴۔ روشن و پاکیزہ مستقبل کی امید اور عالمی اسلامی انقلاب کی دائمی آمادگی ۵۸
وجودِ امام مھدی ﷺ کے غیر نفسیاتی فوائد ۶۱
امام مھدی ﷺ کے وجود کے فوائد عامہ ۶۲
۱۔ زمین و آسمان کی بقا ۶۲
۲۔ اہل زمین کی اجتماعی عذاب سے نجات ۶۸
۳۔ دین اسلام کی حفاظت وبقا ۷۱
۴۔ اہل زمین پر آسمان وزمین کی برکات کا نزول ۷۸
۵۔ نامحسوس روحانی نفوذ اور ہدایت ۸۰
۶۔ نبوت و امامت کے تبرکات اور امانتوں کی حفاظت ۸۴
۷۔ اتمام حجت ۹۱
امام مھدی ﷺ کے وجود کے فوائد خاصہ ۹۳
۱۔ جاہلیت کی موت سے نجات ۹۴
حدیثِ خلفاء اور وجودِ امام مھدی ﷺ کا عقیدہ نہ رکھنے والوں کی مشکل ۹۶
۲۔ سلسلہ اجتہاد کی تقویت ۱۰۱
۳۔ شیعہ علماء کی علمی و فکری راہنمائی ۱۰۲
۴۔ تبلیغِ اسلام کے امور میں مبلغین کی نصرت ۱۰۵
۵۔ مکتبِ تشیع کا تحفظ ۱۰۷
انار اور بحرین کے بادشاہ کا ناصبی وزیر ۱۰۹

۶۔ مومنین کی مشکل کشائی ۱۱۳
حج کے سفر میں سید رشتی کی مشکل کشائی ۱۱۴
۷۔ شائستہ مومنین کی معنوی تربیت ۱۱۸
۸۔ امام مھدی علیہ السلام کی غیبت کا مومنین کیلئے باعث برکت ہونا ۱۲۰
خاتمہ ۱۲۳
کتابنامہ ۱۲۵
مؤلف کے علمی و تحقیقی آثار کا تعارف ۱۲۹

www.Ketab.ir

مقدمہ

اس کائنات میں موجود اقوام ومذاہب میں بے شمار اختلافات پائے جاتے ہیں لیکن آخری زمانے میں ایک منجی (نجات دینے والے) کی آمد کے نظریہ پر تمام اقوام ومذاہب متفق ہیں، کیونکہ آخری زمانے میں ایک منجی کی آمد کی خبر نہ صرف مسلمانوں کو دی گئی ہے بلکہ تمام آسمانی ادیان کے پیروکار آخری زمانے میں ایک ایسے شخص کی آمد کا عقیدہ رکھتے ہیں جو دنیا سے ظلم وستم اور ہر برائی وبدی کو ختم کر کے کائنات کی ہر مخلوق کو عدل وانصاف فراہم کرے گا۔

لہٰذا مسلمانوں سمیت تمام الٰہی ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کا منجی بشریت (یعنی انسانیت کو نجات دلانے والی شخصیت) پر اتفاق ہے اور تمام آسمانی ادیان و مذاہب کے پیروکار ایک ایسی شخصیت کے انتظار میں ہیں جو دنیا میں عدل وانصاف قائم کرکے کائنات کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنا دے گی۔

پس مھدویت کا نظریہ ایک ایسا یقینی اور مسلّم عقیدہ ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ تمام مسلمان مھدویت کے بنیادی نظریہ پر متفق ہیں اور اس بنیادی عقیدہ کے حوالے سے مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا؛[1] کیونکہ اس عقیدہ اور نظریہ کی

۱۔ محمد بن احمد بن اسماعیل ایک معاصر عالم ہیں، انہوں نے امام مھدی علیہ السلام کے موضوع پر

اساس وبنیاد قرآن مجید کی آیات اور رسول خداﷺ کے فرامین پر مبنی ہے اور اس کی توضیح و تشریح اہل اسلام کی کتب میں معتبر ومتواتر احادیث وروایات میں موجود ہے۔

اس بنا پر مھدویت کا عقیدہ صرف اہل تشیع کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ تمام مسلمان اور اس سے بڑھ کر تمام اقوامِ عالم آخری زمانے میں موعود کے قیام کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور مسلمانوں کے نزدیک یہ عقیدہ اتنا مسلّم ہے کہ اہل سنت علماء ومفکرین نے بھی شیعہ علماء کی طرح اس عقیدہ کو ضروریات اسلام میں سے شمار کیا ہے۔

البتہ مسلمانوں میں اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان امام مھدی(عج) کی ولادت کے حوالے سے قدرے اختلاف ضرور ہے؛ چنانچہ شیعہ عقیدہ کی بنا پر وہ منجی و موعود حضرت امام مھدی(عج) کی ذاتِ گرامی ہے جو روایات و احادیث اور مسلّمہ تاریخ کے پیش نظر امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں، اُن کی ولادت سنہ ۲۵۵ ہجری قمری میں ہوئی اور پھر اللہ تعالی کی مصلحت کے تحت عام لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل غیبت کی حالت میں چلے گئے، آخری زمانے میں ان کا ظہور ہوگا اور پھر وہ دنیا سے کفر وشرک اور ہر برائی وبدی کی جڑیں اکھاڑ کر عدل وانصاف کا بیج بوئیں گے۔

(المھدی، حقیقة لا خرافة) کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے، اس کتاب کی دوسری فصل کے چند مطالب کو ترتیب کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے: ۱) انہوں نے اصحاب میں سے ۳۱ افراد کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حضرت مھدی(عج) کے بارے میں روایت نقل کی ہے؛ ۲) امام مھدی(عج) کے بارے میں اپنی کتب میں روایات واحادیث نقل کرنے والے ۳۸ علماء کے نام درج کیے ہیں؛ ۳) اہل سنت دانشمندوں میں سے ۳۱ افراد کا ذکر کیا ہے جنہوں نے امام مھدی(عج) کے موضوع پر کتب تحریر کی ہیں۔

www.ketab.ir

لیکن اہل سنت کے درمیان مشہور یہ ہے کہ امام مھدیؑ آخری زمانے میں پیدا ہوں گے جو اسلامی انقلاب کے ذریعہ دنیا سے ظلم وستم کا خاتمہ کرتے ہوئے عدل وانصاف برپا کریں گے۔

یقینا امام مھدیؑ کی ولادت یا عدم ولادت کا مسئلہ اتنا پیچیدہ نہیں ہے کہ جسے حل کرنا ممکن نہ ہو کیونکہ قرآن مجید کی آیات کے ساتھ ساتھ اہل اسلام کی معتبر کتب میں موجود روایات واحادیث بھی ہمارے سامنے ہیں اور مسلّمہ تاریخی حقائق اور فریقین (اہل سنت اور اہل تشیع) کے علماء کے اقوال وبیانات بھی؛ چنانچہ اس سلسلہ میں محققین نے نہایت عمدہ ابحاث کرتے ہوئے یہ حقیقت واضح کی ہے کہ حضرت امام مھدیؑ کی ولادت ہوچکی ہے اور وہ اِس وقت بھی زندہ اور موجود ہیں لیکن آپ کا وجودِ مبارک عام انسانوں کی نظروں سے اوجھل اور پنہان ہے۔[1]

البتہ اس سلسلہ میں ایک اہم بحث یہ ہے کہ اگر قرآنی آیات، فریقین کی کتب میں موجود روایات و احادیث اور علماء اسلام کے اقوال کی بناء پر امام مھدیؑ کی ولادت اور آپؑ کے وجود کو تسلیم کرلیا جائے جب بھی کلی طور پر مسئلہ حل نہیں ہوتا، کیونکہ ایسی صورت میں یہ سوال پیش آتا ہے کہ غائب امام کے وجود کا فائدہ کیا ہے؟ کیونکہ عام طور سے کسی بھی رہبر و راہنما کا وجود اُسوقت فائدہ مند ہوتا ہے جب وہ اپنے پیروکاروں کے درمیان موجود ہو؛ پس جو امام دکھائی نہیں دیتا اور اُس کے ماننے والے اُسے دیکھنے اور اُس کے ساتھ بات کرنے یا اُس کی بات سننے سے عاجز ہیں، تو ایسے

۱۔ اس سلسلہ میں شیعہ علماء کی تحقیقات کی طرف رجوع کرنا مناسب ہے جن میں چند کتب قابلِ ذکر ہیں: موسوعۃ الامام المھدی (سید محمد صادق صدر)؛ ناشر دار الکتاب الاسلامی، ۴ جلدی؛ زندگی سیاسی امام دوازدھم (ڈاکٹر جاسم حسین)؛ وغیرہ۔

www.ketab.ir

امام کا فائدہ کیا ہے؟!!! ایسا امام معاشرے کی رہبری میں اپنا کردار کیسے ادا کر سکتا ہے؟ یا اپنی امامت کی ذمہ داریوں کو کیسے نبھا سکتا ہے؟!!!

اور جب ظاہری طور پر امام مہدیؑ کی غیبت کے سبب آپؑ کے وجود کا کوئی فائدہ نہیں ہے تو پھر آپؑ کی ولادت اور عصر حاضر میں آپؑ کے وجود کا اصرار بھی فضول ہے؟

دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ غیبت کی حالت میں امام کی زندگی ایسے صاف و شفاف چشمہ کی مانند ہے جو کہیں ظلمات اور اندھیروں میں موجود ہو اور کوئی شخص اُس چشمہ تک رسائی نہ رکھتا ہو؛ پس عام لوگوں کے لئے ایسے مخفی چشمہ کے وجود کا کیا فائدہ، جس سے عام لوگ استفادہ کرنے سے عاجز ہوں؟

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں پیغمبر اکرمؐ کی حدیث (جس میں امام مہدیؑ کو بادلوں کے پیچھے چھپے ہوئے سورج سے تشبیہ دی گئی ہے) بھی عام لوگوں کیلئے قانع کنندہ دلیل ثابت نہیں ہوتی لہٰذا ضروری ہے کہ قرآن و سنت کے پیش نظر امام مہدیؑ کے وجود کے اثرات اور لوگوں کو اُس غائب امامؑ کے وجود سے حاصل ہونے والے فوائد پر مفصل بحث وگفتگو کی جائے تاکہ امام مہدیؑ کے وجود کا عقیدہ رکھنے والے صاحبانِ ایمان، منکرین مہدویت کے شبہات کا شکار ہونے سے محفوظ رہیں اور انہیں اپنے عقیدہ کے حوالے سے اطمینانِ قلب بھی حاصل ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ عصرِ غیبت میں وجودِ امام مہدیؑ کے فوائد کی تحقیق و تبیین دیگر چند جہت سے بھی ضروری ہے۔

اول: اس موضوع سے غفلت سبب بنتی ہے کہ اسلامی معاشرے میں آپؑ کے وجودِ پُرنور کا عقیدہ رکھنے والے صاحبان ایمان، مخالفین کے

www.ketab.ir

اعتراضات کے سامنے لاجواب اور خاموش رہیں؛اور پھر یہی چیز آہستہ آہستہ اُن کے عقیدہ مہدویت کی کمزوری کا سبب بنے۔

کیونکہ شیعوں پرامام مہدیؑ کے حوالے سے ہونے والے اعتراضات میں سے ایک اہم اعتراض یہ ہے کہ وہ غائب امام پر یقین رکھتے ہیں،اُن کا امام ایک طویل عرصہ سے غائب ہے لیکن شیعہ حضرات آج تک مسلسل اس کا ذکر کر رہے ہیں،اس کے فضائل بیان کرتے،اسے پکارتے اور اس کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ وہ ظاہر ہوکر دنیا میں عدل وانصاف قائم کرے۔

چنانچہ عصرِ حاضر میں مہدویت کے منکرین جا بجا یہ اعتراض کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ اتنے طویل عرصہ سے غائب امام تمہیں کیا فائدہ پہنچاتا ہے اور بھلا کسی غائب شخص سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟! جیسا کہ وہابیت کے بانی اور حنبلی مذہب کے مشہور عالم ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منهاج السنۃ میں شیعوں پر اعتراض کرتے ہوئے کہاہے:

مهدی الرافضة ليس له عين ولا أثر ولا يعرف له حس ولا خبر لم ينتفع به أحد لا في الدنيا ولا في الدين.[1]

«شیعوں کے امام مہدیؑ کا کوئی نام و نشان نہیں ہے، نہ اُسے محسوس کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اُس کی کوئی خبر ہے۔ نہ کوئی اُس سے دینی فائدہ حاصل کرتاہے اور نہ ہی دنیوی»۔

اہل تشیع پر یہ اعتراض اس حد تک بڑھا کہ بعض سادہ لوح مومنین بھی اس کی زد میں آنے لگے،یہاں تک کہ عام شیعہ جوانوں کے ذہنوں میں بھی امام زمانہؑ کی غیبت کے دور میں آپؑ کے وجود مبارک کے فوائد کے حوالے سے شکوک وشبہات جنم لینے لگے ہیں۔

۱۔منهاج السنة النبوية (ابن تيميه)،ج۸،ص۱۸۷۔

www.ketab.ir

چنانچہ حقیر کو جہاں بھی شیعہ جوانوں یا عام مومنین میں امام مهدیؑ کے حوالے سے گفتگو کا موقعہ ملا وہاں یہ سوال ضرور پوچھا گیا کہ ہم امامِ غائب سے کیسے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں یا غائب امام کا لوگوں کی زندگی پر کیا اثر ممکن ہے جبکہ نہ تو امام مهدیؑ کو دیکھا جا سکتا ہے اور نہ ہی آپ سے ملاقات کی جا سکتی ہے؟

اس صورتحال کے پیشِ نظر، عصرِ غیبت میں امام مهدیؑ کے وجودِ مبارک کے فوائد کی بحث نہ صرف معاشرے کے شیعہ جوانوں کے عقیدہ مهدویت میں پختگی کا سبب بنے گی بلکہ مخالفین کے لئے بھی حجت قرار پائے گی۔

دوم: ہمارا مشاہدہ ہے کہ امام مهدیؑ کے وجود کے حوالے سے قرآن مجید کی آیات اور شیعہ واہل سنت مسلمانوں کی معتبر کتب میں موجود ناقابل تردید روایات و احادیث پر مبنی ٹھوس دلائل کے باوجود عصرِ حاضر میں بعض غیر شیعہ مسلمان صرف اس بنا پر امام مهدیؑ کے وجود کا انکار کرتے ہیں کہ اُن کی نظر میں غائب امام کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

چنانچہ بعض حقیقت پسند غیر شیعہ افراد امام مهدیؑ کے حوالے سے جا بجا یہ سوال ضرور پوچھتے دکھائی دیتے ہیں کہ کسی غائب امام پر عقیدہ رکھنے کا فائدہ کیا ہے؟ کیونکہ غائب امام کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے اور ایسا امام، امت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتااور نہ ہی امت پر اس کے وجود کا کوئی اثر مترتب ہو سکتا ہے، بھلا وہ امام جو نہ کوئی فیصلہ کرے اور نہ کوئی فتوی دے، نہ کسی سے کوئی چیز لے اور نہ کسی کو کوئی چیز عطا کرے، نہ کوئی اسے دیکھ سکے اور نہ کوئی اس کی بات سن سکے، تو بھلا ایسے امام کے وجود کا کیا فائدہ؟! بلکہ اُس کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے اور نہ ہی اس کے وجود کی کوئی ضرورت ہے۔

www.ketab.ir

اس بنا پر غائب امام کے وجود کے فوائد پر تفصیلی اور قانع کنندہ بحث، ایسے افراد کے عقیدہ مھدویت کی تصحیح کا سبب بن سکتی ہے۔
لہٰذا ہم نے مہدویت کے موضوع میں اس اہم پہلو کے حوالے سے اپنی بساط کے مطابق حتی الامکان کوشش کی ہے کہ عصرِ غیبت میں امام مھدیؑ کے وجود کے فوائد کو قرآن و روایات سے استناد کرتے ہوئے قدرے وضاحت اور تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جائے؛اس امید کے ساتھ کہ یہ کتاب سالکانِ راہِ حق کیلیئے مفید ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ امامِ عصرؑ کی رضایت اور ہماری آخرت کا سرمایہ قرار پائے۔

والسلام
سید توقیر عباس کاظمی
ربیع الاول ۱۴۳۹ ہجری، بمطابق دسمبر ۲۰۱۷ عیسوی
قم المقدسہ

www.ketab.ir